بسم اللہ الرحمن الرحیم
ان فضل اللہ یؤتیہ من یشاء ۔ عسی ان یبعثک ربک مقاما محمودا
ٹیلیفون: ۴۴۹
چیک نمبر ایل ۵۲۵۴

روزنامہ
# الفضل
ربوہ

ایڈیٹر: مسعود احمد دہلوی

جلد ۷۱ / ۳۶ | جمعرات ۱۶ رمضان المبارک ۱۴۰۲ھ ۸ وفا ۱۳۶۱ ہش ۸ جولائی ۱۹۸۲ء | نمبر ۱۵۲

## اخبارِ احمدیہ

ربوہ: ۷ وفا جولائی حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت آج الرجی اور جسم پر نشانات نمودار ہو جانے سے ناساز ہے۔ احباب کرام التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ موصوفہ مدظلہا کو صحت کامل عطا کرے اور آپ کا بابرکت سایہ تادیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے۔ آمین

# جماعت احمدیہ انڈونیشیا کے جلسہ سالانہ میں ساڑھے تین ہزار افراد کی شرکت

## ۴۷ احباب جلسہ کے موقع پر بیعت کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں شامل ہوئے

### سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ علیہ کا خصوصی پیغام پڑھ کر سنایا گیا۔ جملہ انتظامات بخیر و خوبی انجام پائے

مکرم محمود احمد صاحب چیمہ امیر و مبلغ انچارج انڈونیشیا اطلاع دیتے ہیں کہ جماعت احمدیہ انڈونیشیا کا جلسہ سالانہ احمدیوں کے ایک گاؤں مانسلور MANISLORE میں ۱۶ جون سے ۲۰ جون ۱۹۸۲ء تک منعقد ہوا۔ یہ گاؤں دارالحکومت جاکرتہ سے ۴۰۰ کیلومیٹر کے فاصلہ پر ایک بڑی جماعت ہے۔ حاضری تین ہزار افراد پر مشتمل تھی اس موقع پر ۴۷ غیر از جماعت احباب بیعت کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں شامل ہوئے الحمد للہ۔ ان سب کی استقامت کے لیے دعا کرکے ممنون فرمائیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ علیہ کا خصوصی پیغام پڑھ کر سنایا گیا۔ اس کے علاوہ وکیل التبشیر کا پیغام سنایا گیا۔

نمائندہ افسران حکومت نے بھی شرکت کی۔ جن کی خدمت میں سلسلہ کا لٹریچر بطور تحفہ پیش کیا گیا۔

جلسہ سالانہ کا سارا پروگرام اور سارے انتظامات خیر و عافیت اور کامیابی سے انجام پذیر ہوئے۔

احباب جماعت دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ سعید روحوں کو جلد ہدایت نصیب کرے اور مبلغین کو کامیاب خدمت دین کی توفیق بخشے۔ آمین۔

## ڈیٹرائٹ (امریکہ) کی ۲۸ لائبریریوں میں قرآن کریم رکھوایا گیا

مکرم مفتی احمد صادق صاحب مبلغ سلسلہ مقیم ڈیٹرائٹ (امریکہ) اطلاع دیتے ہیں کہ ماہ مارچ ۱۹۸۲ء میں شہر کی ۲۸ لائبریریوں میں قرآن کریم کے نسخہ جات رکھوائے گئے۔ ان میں سے صرف ایک لائبریری میں پہلے سے قرآن کریم موجود تھا۔ تمام لائبریریوں کے انچارج صاحبان نے جماعت احمدیہ کی طرف سے دیئے گئے اس قیمتی عطیے کو نہایت قدر کی نگاہوں سے قبول کیا۔

ڈیٹرائٹ کی مرکزی لائبریری میں قرآن کریم کے علاوہ بعض اور دینی کتب بھی پیش کی گئیں جن کو لائبریرین صاحب نے انتہائی خوشی سے قبول کیا اور دین اسلام کے بارے میں متعدد سوالات پوچھے جن کا تسلی بخش جواب دیا گیا۔

## سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی مصروفیات

۳ - ۴ - ۵ جولائی ۱۹۸۲ء

ربوہ: ۶ وفا جولائی۔ اس ہفتہ کے ابتدائی تین دنوں یعنی ہفتہ، اتوار اور سوموار بتاریخ ۳، ۴، ۵ جولائی کے دوران حضور ایدہ اللہ تعالیٰ اللہ تعالیٰ کے فضل سے پوری صحت اور تندرستی کے ساتھ اہم خدمات دینیہ کی بجا آوری میں مصروف رہے۔ حضور نے ان تین دنوں میں پاکستان کے اطراف و جوانب سے آئے ہوئے ۱۶۰۰ خطوط اور بیرونی ممالک سے آئے ہوئے ۶۱۰ خطوط ملاحظہ فرمائے۔ حضور ایدہ اللہ نے کمال شفقت و مہربانی سے ان تین دنوں میں ۳۷۹ خطوط کے جواب اپنے دستخط سے روانہ فرمائے اور ۱۵۲۰ خطوط کا جواب پرائیویٹ سیکرٹری کے توسط سے دیا گیا۔ اس طرح سے ان دنوں میں کل ۱۸۹۹ خطوط کے جوابات حضور کی طرف سے لکھے گئے۔ ہفتہ، اتوار اور سوموار کے ایام میں قریباً ۵۰ افراد اور خواتین نے حضور سے شرف ملاقات حاصل کیا۔ رمضان المبارک کی مصروفیات کی وجہ سے آجکل عام ملاقاتوں کا سلسلہ رکا ہوا ہے۔ ان سب ملاقاتیوں نے پہلے سے حضور سے اجازت حاصل کر رکھی تھی۔ ان ایام میں حضور نے کئی جماعتی عہدیداروں کو طلب فرمایا اور اہم جماعتی امور سے متعلق اپنی نصائح اور رہنمائی سے نوازا۔ حضور پانچوں نمازیں مسجد مبارک میں جا کر پڑھاتے رہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ حضور کی صحت اور عمر میں بے انداز برکات دے حضور کے ہر اقدام اور فیصلے کو اپنی خاص الخاص تائید سے نوازے اور اس کے معجزانہ نتائج ظاہر فرمائے آمین ثم آمین۔

## عہدِ اطاعت

### منجانب ممبران مجلس و کارکنان تحریک جدید انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ

### بخدمت حضرت مرزا طاہر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کی وفات پر ہم ممبران مجلس و کارکنان تحریک جدید اپنے قلبی رنج و غم کا اظہار کرتے ہیں اور دست بدعا ہیں کہ اللہ تعالیٰ اس پیارے وجود کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور آپ کے درجات بلند فرماتا چلا جائے۔ آمین۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی وفات کے بعد جماعت کی قیادت کا بوجھ اب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے کندھوں پر ہے۔ ہم اجتماعی اور انفرادی طور پر حضور کو اپنی مکمل اطاعت اور وفاداری کا یقین دلاتے ہیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ ہر موقع پر ہمیں حضور اپنا مطیع اور فرمانبردار پائیں گے ہمیں اس نئے دور میں اپنی عظیم ذمہ داریوں کا پورا احساس ہے۔ ہم انہیں پوری خوش اسلوبی سے ادا کرنے کا عہد کرتے ہیں۔ حضور کے ہر حکم پر سر تسلیم خم کرنا ہمارا شیوہ ہوگا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرماتا رہے۔

اللہ تعالیٰ حضور کے ساتھ ہو۔ ہر آن حضور کی نصرت فرمائے اور ہر میدان میں فتح و کامرانی نصیب کرے اور حضور کی قیادت میں اسلام ساری دنیا میں سربلند ہو جائے آمین۔

اللہ تعالیٰ ہمیں حضور کی راہ نمائی میں اسلام کو چار دانگ عالم میں پھیلانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

نذیر احمد مبشر
وکیل اعلیٰ تحریک جدید ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رجسٹرڈ نمبر ایل: ۵۲۵۴، پبلشر: مسعود احمد، پرنٹر: سید عبدالحی، مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ، مقام اشاعت: دفتر روزنامہ الفضل دارالرحمت غربی ربوہ، قیمت: ۵۵ پیسے۔

روزنامہ الفضل ربوہ

۱۶ رمضان المبارک ۱۴۰۲ھ

۸ وفا ۱۳۶۱ ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک تاکیدی وصیت

قرآن مجید کی رُو سے ایمان اُس وقت تک متحقق نہیں ہوتا۔ جب تک کہ ایمان کا مدعی اطاعت کے وصف سے متصف نہ ہو۔ اطاعت سے مراد اللہ اور رسولؐ کی اطاعت ہے۔ نیز اللہ اور رسولؐ کے بعد بعینہٖ اسی طرح امام وقت کی اطاعت ہر مومن کے لئے لازمی ہے۔ جو شخص اطاعت نہیں بجالاتا وہ اپنی جگہ لاکھ اپنے آپ کو مومن سمجھے وہ عند اللہ مومن شمار نہیں ہوسکتا۔

ایک اور امر جس پر قرآن مجید نے اس ضمن میں بہت زور دیا ہے یہ ہے کہ اطاعت اور تقویٰ کا چولی دامن کا ساتھ ہے۔ ایمان کا ایک مدعی تقویٰ کے وصف سے متصف ہوئے بغیر اطاعت کا حق ادا کر ہی نہیں سکتا۔ اطاعت وہی بجالاتے ہیں اور وہی عند اللہ اطاعت گزار شمار ہوتے ہیں جو صحیح معنوں میں متقی ہوں۔ مومن جتنا زیادہ تقویٰ میں ترقی کرتے ہیں اتنا ہی وہ اطاعت کو کمال تک پہنچانے میں کامیاب ہوتے چلے جاتے ہیں۔ اگر کسی قوم میں اطاعت کی روح مفقود ہو تو یہ اس امر کی بیّن علامت ہوتی ہے کہ وہ قوم تقویٰ کی روح سے عاری ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہر نبی نے اپنے زمانہ میں دو باتوں پر ایک ساتھ بہت زور دیا۔ ایک تقویٰ اختیار کرنے پر اور دوسرے اطاعت بجالانے پر۔ چنانچہ سورۃ الشعراء میں جہاں اللہ تعالیٰ نے حضرت نوح، حضرت ہود، حضرت صالح، حضرت لوط، اور حضرت شعیب علیہم السلام کی بعثت کا ذکر کیا ہے۔ وہاں اس امر کا بطور خاص ذکر کیا ہے کہ ان میں سے ہر نبی اپنے اپنے وقت میں اپنی قوم کو بار بار اور بہ تکرار یہ نصیحت کرتا چلا گیا کہ:

فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ۝ (الشعراء آیات ۱۰۹، ۱۱۱، ۱۲۷، ۱۳۲، ۱۴۵، ۱۵۱، ۱۶۴، ۱۸۰)

ترجمہ: پس اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور میری اطاعت کرو۔

سورۃ الشعراء کے علاوہ بعض اور سورتوں میں بھی بعض دیگر انبیاءؑ کے ذکر میں یہ آتا ہے کہ انہوں نے بھی اپنے ملنے والوں کو بار بار یہی تاکید کی کہ وہ اللہ کا تقویٰ اختیار کریں اور اس کی اطاعت کریں۔ جسے خدا تعالیٰ نے ان کی ہدایت اور راہ نمائی کے لئے بھیجا ہے۔ مامور من اللہ یا امام وقت کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس منصب پر فائز ہی اس لئے کیا جاتا ہے کہ لوگ ان کی اطاعت کرکے ہدایت کی راہ پر گامزن رہیں اور اس طرح گمراہی سے بچیں۔ اطاعت کی تلقین کے ساتھ ساتھ بلکہ اس سے بھی پہلے لازمی طور پر تقویٰ اللہ اختیار کرنے سے صاف عیاں ہے کہ اطاعت کو کمال تک پہنچانے میں تقویٰ اللہ کو بنیادی اہمیت حاصل ہے۔ اطاعت کی روح پیدا ہوتی ہی ہے اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرنے کے نتیجہ میں۔ تقویٰ کے بغیر اطاعت کی روح پنپ ہی نہیں سکتی۔ اطاعت سے گریز اور سرکشی و بغاوت کی راہ وہی لوگ اختیار کرتے ہیں جو تقویٰ سے عاری ہوتے ہیں۔ اگر کوئی شخص امام وقت کی اطاعت سے گریز کرکے سرکشی اور بغاوت کی راہ اختیار کرتا ہے وہ بظاہر کتنا ہی نمازی اور پرہیزگار کیوں نہ ہو وہ متقی ہرگز نہیں ہوسکتا اور اس کی ظاہری پرہیزگاری عند اللہ مقبول نہیں ہوسکتی۔ پس عند اللہ اطاعت گزار شمار ہونے کے لئے ضروری ہے کہ مومن تقویٰ کی راہ پر گامزن ہوں۔ جب وہ متقی بنیں گے تبھی انہیں اطاعت کی توفیق ملے گی۔ حتیٰ کہ ان کے لئے اللہ رسولؐ اور امام وقت کی اطاعت سے سرمو انحراف کرنا ممکن نہ رہے گا۔

تقویٰ اور اطاعت کے اس باہمی تعلق اور اس کی بنیادی اہمیت کے پیش نظر اسلام نے بھی ان دونوں باتوں پر ایک ساتھ بہت زور دیا ہے اور بار بار مومنوں کو اس طرف توجہ دلائی ہے کہ وہ اللہ کا تقویٰ اختیار کریں تاکہ وہ اطاعت گزار بن سکیں اور گمراہی سے محفوظ ہوکر ہدایت کی راہ پر قائم رہ سکیں۔ اسی لئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے آئندہ زمانوں میں فتنوں سے محفوظ رہنے کے لئے مومنوں کو بطور خاص متقی اور اطاعت گزار بننے کی وصیت

(باقی دیکھیں صفحہ ۵ پر)

# قدرتِ ثانیہ کے دو عالی مرتبہ مظہر

(۱)

۹ رجون ۱۹۸۲ء

آج ہے ہر احمدی کی آنکھ نم — کر گئے رحلت امامِ محتشم
احمدِ آخرِ زماں کے نافلہ — ناصرِ دینِ شہنشاہِ اُمم
پانچویں موعود فرزندِ جلیل — صاحبِ عزمِ مصمم لاجرم
قدرتِ ثانی کے مظہر تیسرے — پیکرِ الطاف و احسان و کرم
کرکے پورا اپنا مقصودِ حیات — "داخلِ جنت ہوئے وہ محترم"
غمزدوں کے مونس و غمخوار تھے — ہر کسی کا غم تھا ان کا اپنا غم
جود میں اسوہ امیروں کیلئے — اور غریبوں کے لئے ابرِ کرم
اہلِ افریقہ نہ بھولیں گے کبھی — ان کا پیار و مہر اور لطفِ اُتم
پرچمِ دیں گاڑ کر اندلس میں پھر — کر گئے سر شرک اور باطل کا خم
دینِ حق کے تھے وہ ایسے پہلوان — جن پہ نازاں ہوں گے سالارِ اُمم
تھا یہ ان کی ہی قیادت کا کمال — ہم رہے کرتے ترقی دم بدم
ابتلا آئے مگر مانندِ کوہ — ہم بفضلِ اللہ رہے ثابت قدم

جانے والے تجھ پہ ہوں لاکھوں سلام
تا ابد زندہ رہے گا تیرا نام

(۲)

۱۰ رجون ۱۹۸۲ء

تُو تو رخصت ہوا پر بعد ترے اے آقا — ہوا اک حشر جماعت کے دلوں میں برپا
تری فرقت سے پراگندہ تھے سب اہلِ وفا — غم و اندوہ نے ہر اک کو تھا بے حال کیا
تھی جماعت پہ جدائی تری بھاری اتنی — سیلِ اشکوں کا کسی آنکھ سے تھمتا ہی نہ تھا
یہی ہر لب پہ دعائیں تھیں بصد عجز و خلوص — اپنی قدرت کا الٰہی کوئی جلوہ دکھلا
آج محتاج ہے پھر ابرِ کرم کا تیرے — اپنے ہاتھوں سے لگایا ہوا یہ باغ ترا
باغبانی کے لئے چن لے کسی پیارے کو — ہاتھ پر جس کے کیا جائے نیا عہدِ وفا
ملتجی تھے وہ خدا سے کہ سکینت آئے — قدرتِ ثانی کا چوتھا کوئی مظہر ہو عطا
یک بیک رحمتِ باری کی چلی ایسی ہوا — مل گئی ہر دلِ پژمردہ کو تسکین و جلا

للہ الحمد پھر اک سیدہ کے بیٹے کو
بخش دی ربِّ محمدؐ نے خلافت کی قبا

ہو گیا پورا جو ہے وعدۂ حق قرآں میں — خوف کو امن سے بدلا ہوا سب نے دیکھا
کرکے پھر حضرتِ طاہر کی اُسی دم بیعت — سجدۂ شکر کیا سب نے بصد شکر ادا
یوں پھر اک بار ہوا پورا نوشتہ حق کا — یوں باذن اللہ نئے دور کا آغاز ہوا

آنے والے تجھے اللہ سلامت رکھے
سر پہ تیرے وہ سدا سایۂ رحمت رکھے

محمود احمد ناصر
سابق مبلغ انگلستان
پنجوں ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وسطی جاپان کے سب سے بڑے اور مشہور ترین اخبار میں

# دینِ متین کا تفصیلی تذکرہ

اخبار کی اشاعت ۲۲ لاکھ اسی ہزار سے زائد ہے

معض اللہ تعالیٰ کے فضل سے حاصل ہونیوالی تبلیغی کامیابی کی ایمان افروز تفصیل

مکرم عطاء المجیب صاحب راشد امیر و مشنری انچارج جاپان

اللہ تعالیٰ کے پیارے بندے، مومنوں کے سالار اور خلیفۂ وقت کی مبارک نظر جس طرف اٹھتی ہے وہاں ہمیشہ ہی اللہ تعالیٰ کے غیر معمولی فضلوں کی بارش ہوتی ہے۔ انہونی باتیں ظہور پذیر ہو جاتی ہیں اور خارق عادت کامیابیاں عاجز کارندوں کے قدم چومتی ہیں۔ آج سے کئی ماہ قبل جب قدرت ثانیہ کے مظہر ثالث نور اللہ مرقدہٗ نے دعاؤں کے بعد جاپان میں جماعت احمدیہ کے مستقل دارالتبلیغ کے قیام کے لیے ناگویا کو مرکز بنانے کی اجازت عطا فرمائی اور حضور کے ارشاد اور منظوری سے ناگویا میں ایک پرشکوہ عمارت خریدنے کے بعد "احمدیہ سنٹر" کا قیام عمل میں آیا تو حالت یہ تھی کہ وسطی جاپان کے اس سب سے بڑے شہر میں جس کی آبادی ۲۱ لاکھ سے زائد ہے کوئی بھی احمدیت کے نام سے واقف نہ تھا۔ عزم اور یقین کے ساتھ کام کا آغاز کیا اور حضور رحمہ اللہ کی خدمت اقدس میں بار بار دعا کے لیے عرض کرتا رہا کہ اللہ تعالیٰ اس نئے مرکز رشد و ہدایت کو دین متین کے حقیقی تعارف کا فعال اور کامیاب مرکز بنا دے اور تبلیغی کوششوں میں کامیابی عطا کرے۔

آج یہ نوٹ تحریر کرتے وقت دل اللہ تعالیٰ کی حمد اور خوشی سے لبریز ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے حضور کی بابرکت دعاؤں کا ایک شیریں ثمر عطا کیا ہے۔ اسکی تفصیل یہ ہے کہ ۱۱ اپریل ۱۹۸۲ء کو بیک وقت ۲۲ لاکھ ۸۰ ہزار لوگوں تک اسلام و احمدیت کا پیغام پہنچانے کی توفیق ملی۔ اس روز وسطی جاپان کے سب سے بڑے اور بہت مشہور و معروف جاپانی اخبار میں اسلام اور احمدیت کے تعارف پر مشتمل خاکسار کا ایک تفصیلی انٹرویو شائع ہوا۔ اخبار کا نام چونیچی شمبون CHUNICHI SHIMBUN ہے ملک کا بلند پایہ اور مؤقر اخبار ہے جو جاپان کے چوٹی کے پانچ اخباروں میں شمار ہوتا ہے ناگویا شہر کے ستر فیصد گھرانوں میں پڑھا جاتا ہے نیز وسطی جاپان کا سب سے زیادہ مؤثر اخبار شمار ہوتا ہے اس اخبار کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے ہو سکتا ہے کہ جاپان کے تین بڑے اخباروں یعنی یومیوری۔ اساہی اور مائی نیچی کے صدر دفاتر ٹوکیو میں ہیں۔ ٹوکیو میں تو ان تینوں اخبارات کو مسلمہ برتری حاصل ہے ہی، ان اخبارات کے علاقائی ایڈیشن بھی جو ملک کے مختلف شہروں سے شائع ہوتے ہیں۔ ٹوکیو میں ان اخبارات کی مسلمہ برتری اور عمومی شہرت کی وجہ سے اپنے اپنے علاقوں میں یہی برتری قائم رکھے ہوئے ہیں یہ ایڈیشن نہ صرف تعداد کے لحاظ سے دیگر اخبارات سے زیادہ چھپتے ہیں بلکہ ان علاقوں میں بھی مؤثر ترین اخبار سمجھے جاتے ہیں۔ لیکن ناگویا کے بارہ میں یہ صورت نہیں۔ ناگویا سے بھی اگرچہ مذکورہ بالا تینوں اخبارات کے ایڈیشن شائع ہوتے ہیں اور کثرت سے پڑھے بھی جاتے ہیں لیکن ناگویا اور گرد و نواح کے اضلاع کو ملاتے ہوئے وسطی جاپان کا سب سے زیادہ شائع ہونے والا اور اور مؤثر ترین اخبار چونیچی شمبون ہے جسے وسطی جاپان کا حقیقی ترجمان کہا جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اسی اخبار میں یہ انٹرویو تفصیل سے شائع ہوا ہے۔

یہ اخبار مرکزی طور پر ناگویا سے شائع ہوتا ہے لیکن اس کے دو ایڈیشن ٹوکیو اور KANAZAWA سے بھی شائع ہوتے ہیں۔ مذکورہ بالا انٹرویو ناگویا کے مرکزی اخبار اور کنازاوا کے ایڈیشن میں شائع ہوا ہے ان دونوں اشاعتوں کی مجموعی تعداد ۲۲ لاکھ ۸۰ ہزار سے زائد ہے اس طرح اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اس قدر وسیع حلقۂ قارئین تک اسلام اور احمدیت کی آواز پہنچی اور مزید خوشی کا پہلو یہ ہے کہ انٹرویو بہت تفصیل سے اخبار کے صفحہ کے اوپر کے حصہ میں نمایاں طور پر تصویر کے ساتھ شائع ہوا ہے۔ انٹرویو ۱۰½ × ۱۲½ سنٹی میٹر یعنی مجموعی طور پر ۷۵ء۸۸ مربع سنٹی میٹر جگہ پر شائع ہوا ہے۔ یہاں یہ ذکر کرنا مناسب ہوگا کہ جاپان کے اس قدر مشہور اور کثیر الاشاعت جاپانی اخبار میں اس قدر تفصیلی انٹرویو کی اشاعت کا یہ پہلا موقع ہے جو محض اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے میسر آیا ہے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

شائع ہونے والے انٹرویو کا اردو ترجمہ درج ذیل ہے:۔

## مذہب اسلام اور جاپانی لوگ

مذہب اسلام ہماری اس دنیا میں ماننے والوں کی تعداد کے اعتبار سے عیسائیت کے بعد دوسرے نمبر پر آتا ہے اور یوں بھی عالمگیر برادری کی سطح پر عظیم الشان اثرات ڈالنے والا مذہب ہے جیسا کہ مثلاً ایران کے انقلاب کی مثال میں نظر آتا ہے۔ لیکن جاپانی لوگ ابھی اس مذہب سے متعارف نہیں ہیں۔

اہل جاپان کو مذہب اسلام سے آگاہ کرنے اور اسکی حقیقت سمجھانے کی غرض سے حال ہی میں ناگویا شہر کے نووارڈ میں ادا کاچو۔ اشا۔ اذا یا مانودا ۱-۶۴۳ (احمدیہ سنٹر جاپان کا پتہ) کے مقام پر مذہب اسلام کی ترجمان جماعت احمدیہ کے (جاپانی) مرکز کا قیام عمل میں آیا ہے۔ اس مرکز کی تاسیس کی مناسبت سے ہم نے اس مرکز کے مبلغ انچارج جناب عطاء المجیب راشد سے ملاقات کی۔ چنانچہ اس موقع پر مذہب اسلام اور اہل جاپان کے بارہ میں ہمیں ان کے خیالات سننے کا موقع ملا۔ اسلام کی ترجمان جماعت احمدیہ کے جاپانی مرکز کے مبلغ انچارج جناب عطاء المجیب راشد کی زبانی سنیئے۔

(ادارہ)

جناب راشد پاکستانی ہیں۔ آپ سات سال قبل جاپان آئے تھے۔ ٹوکیو میں جاپانی زبان کی تعلیم حاصل کرنے کے بعد انہوں نے تبلیغی سرگرمیوں کا آغاز کیا اور گزشتہ سال ماہ اکتوبر میں ٹوکیو سے ناگویا منتقل مکانی کرنے کے بعد یہاں رہائش پذیر ہوئے ہیں۔

"جاپانی لوگ مذہب اسلام سے قریباً ناواقف نظر آتے ہیں لیکن ان کی روزمرہ زندگی میں نظر آنے والے خوبصورت اور اچھے پہلو سب کے سب اسلامی تعلیمات کے عین مطابق ہیں مثلاً۔ غیر ملکیوں اور پردیسیوں سے حسن سلوک کرنا اور محبت سے پیش آنا۔ جسمانی لحاظ سے اور عام زندگی میں صفائی اور نظافت کا اہتمام کرنا۔ محنت اور جفاکشی سے کام کرنا۔ وعدہ کردہ مقررہ وقت کی پابندی کرنا۔ اس قسم کی عمدہ باتیں جاپانی لوگوں میں پائی جاتی ہیں اگرچہ ان کو یہ معلوم نہیں کہ یہ سب ایسے امور ہیں جو پہلے ہی سے اسلامی تعلیمات میں شامل ہیں۔"

جناب راشد کا خیال ہے کہ اگر مذہب اسلام کا پیغام کافی عرصہ قبل جاپان میں پہنچ چکا ہوتا تو آج جاپانی قوم کا تیس چالیس فیصد مسلمان ہو چکا ہوتا۔

"جاپانی لوگ متعدد خداؤں اور BUDDHA پر ایمان رکھتے ہیں جب کہ مذہب اسلام کی رو سے عبادت اور پرستش کے لائق صرف اللہ تعالیٰ کی ہستی ہے۔ ہم اس بات پر یقین رکھتے ہیں کہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ یعنی اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی اور ہستی عبادت کے لائق نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں کوئی مسئلہ یا مصیبت خواہ کتنا ہی مشکل اور کٹھن کیوں نہ ہو، ہم یقین رکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اس کو (اپنے فضل سے) حل کر دیتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہم خدائے واحد یعنی اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے ہیں اور ہر مشکل کے وقت اور تمام ضروریات کے لیے صرف اسی سے دعائیں کرتے ہیں۔ بتوں اور مجسمات کی عبادت کرنا اور ان کے آگے سر جھکانا ہرگز ہرگز ہمارا طریق نہیں۔

"اپنی اصل کے اعتبار سے اسلام ایک تبلیغی مذہب ہے اس وجہ سے تبلیغ اسلام میں پوری ہمت سے مصروف رہنا ایک مسلمان کا بنیادی فریضہ ہے"

"بعض جاپانی لوگ اس غلط فہمی میں مبتلا ہیں کہ اسلام "تلوار کا مذہب" ہے۔ اس غلط فہمی کی وجہ یہ ہے کہ وہ اسلام کو عیسائی خیالات پر مبنی یورپین تہذیب و ثقافت اور ذرائع ابلاغ کے آئینہ میں دیکھنے کی کوشش کرتے ہیں حقیقت یہ ہے کہ اسلامی تعلیمات کی روح سے مذہب کی اشاعت و تبلیغ کی خاطر تلوار (یا طاقت) کے استعمال کی ہرگز ہرگز اجازت نہیں"۔

جناب راشد صاحب کے بیان کے مطابق جاپان میں حقیقی اسلام کا پیغام سب سے پہلے جنگ عظیم ثانی سے قبل ۱۹۳۵ء میں پہنچا جبکہ KOBE میں (جماعت احمدیہ کے) دو مبلغین اسلام نے تبلیغ اسلام کا آغاز کیا۔ جنگ عظیم ثانی چھڑ جانے کے باعث یہ سلسلہ (عارضی طور پر) منقطع ہو گیا۔ جنگ کے ختم ہو جانے کے بعد ۱۹۶۹ء میں ملک کے دارالحکومت ٹوکیو میں دوبارہ تبلیغ اسلام کا سلسلہ شروع کیا گیا اب اس وقت ناگویا اور ٹوکیو میں دو مبلغین اسلام تبلیغ اسلام کا فریضہ سرانجام دے رہے ہیں۔

"جاپان میں شنتو مذہب کی عبادت گاہوں اور بدھ مت کی عبادت گاہوں میں لوگ بہت کثرت سے جمع ہوتے ہیں۔ اس قسم کے مناظر دیکھ کر یوں محسوس ہوتا ہے کہ گویا مذہب جاپانی معاشرہ میں مشینری کے لیے تیل جیسا مفید اور اہم کردار ادا کر رہا ہے۔ تاہم عمومی طور پر مذہب سے لگاؤ اور دلچسپی بہت کم نظر آتی ہے۔ لیکن اس کیفیت کو لامذہبیت سے تعبیر کرنا درست نہ ہوگا۔ خدا تعالیٰ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کی ہستی کا یکسر انکار کرنے والے اور دہریت کے خیالات رکھنے والے لوگ یورپ میں کثرت سے ملتے ہیں اور جاپان میں بھی ایسے لوگ کثرت سے ہیں جو کسی بھی مذہب میں دلچسپی نہیں رکھتے۔ لیکن جاپان میں ایسے لوگ بھی ہیں جو مذہب کی تفصیلی معلومات نہ رکھنے کے باوجود یہ سمجھتے ہیں کہ مذہب بہر صورت ایک مفید اور کارآمد چیز ہے۔"

"ہمارے نقطہ نظر سے مذہب کسی عادت یا رسم و رواج کا نام نہیں بلکہ ایک ایسی چیز ہے جو ہماری زندگی کے لیے اس حد تک مفید ہے کہ اس کے بغیر گزارہ نہیں ہو سکتا۔ ہم اس بات پر کامل یقین رکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہر آن اور ہر جگہ ہمیں دیکھتا ہے اور ہماری دعاؤں کو سنتا ہے۔ ہمارا واحد و یگانہ خدا — اللہ تعالیٰ ہر بات پر قدرت رکھتا ہے، علیم و خبیر ہے اور کامل قدرتوں کا مالک ہے۔ یہ سب باتیں جن کا ذکر ہوا ہے قرآن مجید میں تفصیل سے بیان ہوئی ہیں۔"

"مسلمان روزانہ پانچ وقت نماز ادا کرتے ہیں تاہم شدید مصروفیت وغیرہ کے اوقات میں دو نمازوں کو جمع کر کے اکٹھا ادا کرنے وغیرہ کی گنجائش اور سہولت دی گئی ہے۔ یہ کیفیت اور احساس ہر صورت میں موجود رہنا چاہیے کہ "اللہ تعالیٰ کو ہرگز نہ بھولو"۔ اسلامی کیلنڈر کے نویں مہینہ (رمضان) میں ایک مہینہ بھر روزوں کا جو اہتمام کیا جاتا ہے اس کا مفہوم یہ ہے کہ صرف دن کے اوقات میں کھانے پینے سے احتراز کیا جائے۔ بچے حاملہ عورتیں، بیمار، مسافر اور ضعیف العمر لوگ سب اس حکم سے مستثنیٰ قرار دیئے گئے ہیں۔ صحت کی بہتری کے ایک مقصد کے ساتھ ساتھ روزوں کی ایک معاشرتی حکمت یہ بھی ہے کہ روزوں کے ذریعہ کھانے پینے سے محروم غریب اور محتاج لوگوں کی حالت کا صحیح احساس اور علم ہوتا ہے۔"

یاد رہے کہ احمدیت اسلام کی اصل حقیقت کی طرف واپسی اور حقیقی اسلام کے از سر نو قیام کی تحریک کا نام ہے۔ قریباً نوّے سال قبل اس کا آغاز ہندوستان سے ہوا اور اب یہ ساری دنیا میں پھیلی ہوئی ہے۔ جاپان میں اس تحریک کا مرکز اب ٹوکیو سے ناگویا میں منتقل ہو گیا ہے۔ اسکی ایک اہم وجہ یہ بتائی گئی ہے کہ جاپان کے مغربی علاقوں اور ملک کے دیگر حصوں میں تبلیغی سرگرمیوں کے وسعت پذیر ہو جانے کی وجہ سے اور ذرائع آمد و رفت اور محل وقوع کے اعتبار سے ناگویا کی اہمیت کے پیش نظر یہ جگہ موزوں خیال کی گئی ہے۔

اس نئے مرکز اسلام سے ایک ماہی رسالہ "اسلام کی آواز" جاپانی اور انگریزی میں شائع ہوتا ہے۔ علاوہ ازیں اسلام کے بارہ میں مختلف پمفلٹ تقسیم کرنے کے ذریعہ تبلیغی کام کیا جا رہا ہے۔ جناب راشد نے بتایا کہ یہاں عملاً کچھ عرصہ تبلیغی کام کرنے کے بعد (ملکی قانون کے مطابق) مذہبی ادارہ کے طور پر باقاعدہ رجسٹریشن کروائی جائے گی۔

(THE CHUNICHI SHIMBUN, NAGOYA APRIL 11, 1982)

تحفۃ الصیام ؛ درسِ حدیث

# سحری کے آداب

مکرم حافظ مظفر احمد صاحب مربی سلسلہ ملتان۔

**ارشادِ باری تعالیٰ**

وَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْاَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْاَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ ص (البقرہ :- ۱۸۸)

ترجمہ :- اور کھاؤ اور پیو یہاں تک کہ تمہیں صبح کی سفید دھاری سیاہ دھاری سے الگ نظر آنے لگے۔ اس کے بعد (صبح سے) رات تک روزوں کی تکمیل کرو۔

**حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم**

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسَحَّرُوْا فَاِنَّ فِی السَّحُوْرِ بَرَكَةً (بخاری)

ترجمہ :- حضرت انس بن مالک کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (اے مسلمانو!) سحری کھایا کرو کیونکہ سحری کھانے میں برکت ہے۔

تشریح :- "سحر" کے معنے صبح کے ہیں اور سُحُور کا لفظ علی الصبح کھانے کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ اسلام دراصل اطاعت و فرمانبرداری کا نام ہے۔ اسلامی احکام کا فلسفہ بھی یہی ہے کہ محض اپنے آپ کو مشقت میں ڈال کر خدا کو خوش نہیں کیا جا سکتا بلکہ اس کی صحیح فرمانبرداری کے ذریعے اسے راضی کر سکتے ہیں۔ یہودیوں کے روزہ میں سحری نہیں تھی۔ مسلمانوں کو سحری کا حکم ہوا اس لئے حضور نے فرمایا کہ ہمارے اور اہل کتاب یعنی یہود کے روزہ میں فرق سحری کا کھانا ہے۔ (ابوداؤد)

اس لئے مسلمان سحری کے حکم کے شکرانہ کے طور پر ضروری سحری کھایا کریں۔ سحری کا وقت آدھی رات کے بعد سے فجر کے طلوع ہونے تک ہے۔ احادیث میں آتا ہے کہ وقت سحری کے تعین کے بارہ میں پہلے آیت

وکلوا واشربوا حتی یتبین لکم الخیط الابیض من الخیط الاسود۔

تک نازل ہوئی (اس کے ساتھ من الفجر کے الفاظ نہیں تھے یعنی کھاؤ اور پیو یہاں تک کہ سفید تاگہ تمہارے لئے سیاہ تاگے سے واضح ہو جائے تو کچھ مسلمانوں اور خاص طور پر حاتم طائی کے بیٹے عدیؓ جو مسلمان ہو چکے تھے انہوں نے روزہ رکھنے کی خاطر ایک سفید اور ایک سیاہ دھاگہ پاس رکھ لیا۔ رات کے کسی حصہ میں ان دھاگوں کو دیکھا تو وہ ایک دوسرے سے واضح نظر نہ آئے۔ وہ سمجھے کہ ابھی سحری کا وقت ہے) اور جب تک دونوں دھاگے واضح نہ ہوئے سحری کھاتے رہے۔ صبح عدیؓ نے حضور کی خدمت میں عرض کی کہ میں نے اپنے تکیہ کے نیچے سفید اور سیاہ دھاگہ رکھ چھوڑا تھا (تاکہ سحری کا وقت معلوم کر سکوں) حضور نے ازراہِ تفنن فرمایا :- "پھر تو تمہارا تکیہ بہت بڑا ہے کہ اس کے نیچے صبح کا، سفید اور سیاہ دھاگہ آجاتا ہے" پھر فرمایا خیط ابیض یعنی سفید دھاگہ سے مراد تو صبح کی روشنی ہے۔ اور خیط اسود یعنی سیاہ دھاگہ سے مراد رات کا اندھیرا ہے۔ اس کے بعد من الفجر کے الفاظ نازل ہوئے یعنی فجر کا سیاہ و سفید دھاگہ تو پھر سب پر واضح ہو گیا کہ اس سے مراد رات کے اندھیرے اور دن کی روشنی میں امتیاز کرنے والی صبح کی پَو کا پھٹنا ہے۔ (بخاری)

پسندیدہ امر یہ ہے کہ آخری وقت میں سحری کی جائے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لوگ اس وقت تک خیر و بھلائی میں رہیں گے جب تک سحری میں تاخیر کرتے رہیں گے (ترمذی) نیز فرمایا کہ صبح کا یہ مبارک کھانا رات کے آخری حصہ میں کھایا کرو (جامع الصغیر) اور سحری میں تاخیر کی حد بندی اور تعین اس طرح فرمایا کہ اوپر کی طرف اٹھنے والی سیدھی روشنی کے وقت بلا اندیشہ کھاؤ پیو یہاں تک کہ سرخ روشنی سیدھی پھیلے تو کھانے پینے سے رک جاؤ (ترمذی) یعنی طلوع فجر کے بعد نہ کھاؤ۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان میں مسلمانوں کی سہولت کے لئے یہ انتظام فرمایا تھا کہ صبح کی دو اذانیں ہوتی تھیں پہلی اذان حضرت بلالؓ فجر کے طلوع ہونے سے پہلے دیتے تھے جس کا مقصد یہ ہوتا تھا کہ اب سحری کا آخری وقت ہے جو شخص نماز تہجد ادا کر رہا یا جو سویا ہوا ہے وہ بھی اٹھ کر سحری کھا لے اور دوسری اذان حضرت ابن ام مکتومؓ اس وقت دیا کرتے تھے جب فجر طلوع ہو جاتی تھی اور اس کا مقصد سحری کے وقت کے ختم ہو جانے کا اعلان ہوتا تھا۔ اس لئے حضورؐ نے فرمایا کہ جب بلالؓ اذان دے تو کھاتے رہو اور جب ابن ام مکتومؓ اذان دے تو سحری ختم کر لیا کرو (بخاری)

لیکن اس میں بھی کچھ گنجائش رکھ دی کہ جب تک پوری طرح فجر طلوع نہ ہو جائے تو کھا پی سکتے


## سترھویں فضلِ عمر تعلیم القرآن کلاس

## ۲۸ کی بجائے ۲۷ جولائی کو شروع ہوگی

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز افتتاح فرمائیں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ

احباب کی اطلاع کے لئے عرض ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ امسال سترھویں فضل عمر تعلیم القرآن کلاس ۲۸ جولائی کی بجائے ۲۷ جولائی کو مسجد مبارک میں شروع ہوگی اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ازراہِ شفقت بعد نماز عصر اس کلاس کا افتتاح فرمائیں گے۔

جملہ احباب جماعت اور عہدیداران سے گذارش ہے کہ وہ تاریخ کی اس تبدیلی کو خاص طور پر نوٹ فرمائیں اور اس کے مطابق طلباء اور طالبات کو ۲۶ جولائی کی شام تک ربوہ پہنچنے کی تاکید کریں۔

یہ کلاس اب ۲۷ جولائی سے ۱۰ اگست تک جاری رہے گی۔

جملہ احباب جماعت سے اس کلاس کی کامیابی اور اس کے عمدہ نتائج کے لئے بھی دعا کی درخواست ہے۔

والسلام

(محمد شفیع اشرف۔ ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد (تعلیم القرآن)

الفضل آپ کا اپنا اخبار ہے اس کو خود خرید کر پڑھیں۔ منیجر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہو خواہ اذان ہو رہی ہو۔ حضرت ابوہریرہؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی اذان سنے اور کھانے پینے کا برتن اس کے ہاتھ میں ہو تو وہ برتن رکھ نہ دے یہاں تک کہ حسب ضرورت اس سے کھا لے (ابوداؤد) حضور سحری کی تاخیر طلوع صبح صادق تک فرماتے تھے۔ چنانچہ حضرت انسؓ حضرت زیدؓ بن ثابت سے روایت کرتے ہیں کہ ہم نے حضورؐ کے ساتھ سحری کھائی پھر ہم نماز فجر کے لئے کھڑے ہو گئے۔ حضرت انسؓ کہتے ہیں میں نے پوچھا کہ سحری اور نماز فجر کے درمیان کتنا وقفہ تھا تو زیدؓ بن ثابت نے جواب دیا کہ قریباً ۵۰ آیات پڑھنے کے وقت کے برابر وقفہ ہوتا ہے۔ (ترمذی) اور پچاس آیات کی آہستہ تلاوت پر قریباً ۱۰۔ ۱۵ منٹ خرچ ہو جاتے ہیں۔ سحری کی تاخیر کے وقت پر ایک اور حدیث سے بھی روشنی پڑتی ہے حضرت سہل بن سعدؓ کہتے ہیں کہ اپنے گھر میں سحری کر کے مجھے بسرعت جا کر نماز فجر میں حضور کے ساتھ شامل ہونا پڑتا تھا۔ (بخاری)

سحری کھانے کی تاکید فرماتے ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکی حکمت بھی بیان فرمائی چنانچہ حضرت ابن عباس بیان کرتے ہیں کہ آنحضرتؐ نے فرمایا سحری کھانے کے ذریعہ دن کے روزہ (کی مشقت) اور رات کی عبادت (میں جاگنے) کے مقابل پر قیلولہ کے لئے مدد چاہو (ابن ماجہ) اس لئے فرمایا کہ سحری کیا کرو خواہ ایک گھونٹ پانی یا ایک دانہ ہی کیوں نہ ہو (جامع الصغیر)

حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رمضان المبارک کے مہینہ میں آنحضورؐ کو میں نے سنا آپ (مسجد میں موجود) صحابہؓ کو سحری کے لئے بلا رہے تھے اور فرما رہے تھے اس صبح کے مبارک کھانے کے لئے آؤ (نسائی)

حضورؐ کے ایک اور صحابی بیان کرتے ہیں کہ آپؐ سحری کر رہے تھے تو فرمایا یہ برکت ہے جو اللہ نے تم کو عطا کی ہے اس لئے اسے ہرگز نہ چھوڑو۔ (نسائی)

رسول اللہؐ کے خادم خاص حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ سحری کے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اے انس میں نے روزہ رکھنا ہے کھانے کی کوئی چیز لادو" حضرت انسؓ کہتے ہیں میں کھجوریں اور ایک برتن میں پانی لے آیا اور اس وقت حضرت بلالؓ کی فجر کی پہلی اذان ہو چکی تھی۔ حضور نے فرمایا۔ انسؓ! دیکھو مسجد میں کوئی اور آدمی ہے جو میرے ساتھ سحری میں شامل ہو۔ حضرت انسؓ نے زید بن ثابتؓ کو بلایا تو انہوں نے کہا کہ میں تو ستو پی کر روزہ رکھ چکا ہوں حضورؐ نے فرمایا ہم نے بھی روزہ رکھنا ہے۔ چنانچہ زیدؓ بن ثابت نے حضورؐ کے ساتھ سحری کھائی۔ (نسائی)

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حضورؐ سحری میں کسی قسم کے تکلفات نہیں فرماتے تھے جو میسر ہوتا تھا اس سے روزہ رکھ لیتے تھے بلکہ آنحضورؐ نے فرمایا کھجور مومن کے لئے کتنی اچھی سحری ہے۔ (ابوداؤد)

اگر انسان جنبی ہونیکی حالت میں صبح کر لے اور روزہ رکھنے کا وقت ہو تو حالت جنابت میں غسل سے پہلے سحری کھا کر روزہ رکھ سکتا ہے۔ تاہم نماز سے پہلے غسل کرنا ضروری ہے (سوائے کسی شرعی عذر کے)

## بقیہ: صفحہ ۲ سے آگے "اداریہ"

فرمائی۔ چنانچہ حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بڑا ہی پُر اثر وعظ فرمایا جس سے صحابہؓ کے دل ڈر گئے اور آنکھوں سے آنسو رواں ہو گئے۔ انہوں نے عرض کیا اے اللہ کے رسولؐ! یہ تو آخری وعظ لگتا ہے۔ آپؐ ہمیں کچھ وصیت کیجئے تاکہ ہم اس پر دل و جان سے کاربند ہو کر گمراہی میں پڑنے سے محفوظ رہیں۔ اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

أُوْصِيْكُمْ بِتَقْوَى اللهِ وَالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ وَإِنْ تَأَمَّرَ عَلَيْكُمْ عَبْدٌ حَبَشِيٌّ وَإِنَّهُ مَنْ يَعِشْ مِنْكُمْ فَسَيَرَى اخْتِلَافًا كَثِيْرًا فَعَلَيْكُمْ بِسُنَّتِيْ وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ الْمَهْدِيِّيْنَ عَضُّوْا عَلَيْهَا بِالنَّوَاجِذِ، وَإِيَّاكُمْ وَمُحْدَثَاتِ الْأُمُوْرِ فَإِنَّ كُلَّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ۔

(ابوداؤد کتاب السنہ باب فی لزوم السنۃ)

یعنی میں تم کو اللہ تعالیٰ کے تقویٰ اور اطاعت اور فرمانبرداری کی وصیت کرتا ہوں خواہ تمہارا امیر کوئی حبشی غلام ہی کیوں نہ مقرر ہو۔ جو تم میں سے زندہ رہے گا وہ بڑے بڑے اختلاف دیکھے گا۔ تمہیں میری اور ہدایت یافتہ خلفائے راشدین کی سنت کی پیروی کرنی چاہیئے۔ اسے مضبوطی سے پکڑے رکھنا۔ دین میں نئی نئی باتیں پیدا کرنے سے بچتے رہنا کیونکہ دین میں کوئی نئی بات گھڑنا گمراہی کی طرف لے جاتا ہے۔

یہ امر قابل غور ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی اس وصیت میں محض اطاعت بجالانے ہی کا حکم نہیں دیا۔ بلکہ تقویٰ اختیار کرنے اور امیر کی اطاعت بجالانے کا ایک ساتھ حکم دیا ہے اس سے صاف عیاں ہے کہ اطاعت بجالانے کے لیے مومنوں کا تقویٰ کے وصف سے متصف ہونا ضروری ہے۔ اس کے بغیر اطاعت کا حق ادا کرنے کی توفیق نہیں مل سکتی۔ قرآنی تعلیم کی روشنی میں تقویٰ اور اطاعت کی راہ اختیار کرنے کی ایک ساتھ وصیت کرنے میں یہی حکمت پوشیدہ ہے کہ تقویٰ اور اطاعت لازم و ملزوم ہیں۔

ہمارے لیے جنہیں اللہ تعالیٰ نے خلافت کی نعمت سے سرفراز فرمایا ہے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اس تاکیدی وصیت پر کماحقہ عمل پیرا ہونا ازبس ضروری ہے۔ ہمیں السمع والطاعۃ کا حکم ہے کیونکہ خلافت کے آسمانی نظام کا یہی بنیادی تقاضا ہے، لیکن اس بنیادی تقاضا کو ہم کماحقہ پورا کرنے کی توفیق سے بہرہ ور نہیں ہو سکتے جب تک کہ ہم تقویٰ اللہ کے وصف سے متصف نہ ہوں اور اس میں مسلسل ترقی نہ کرتے چلے جائیں۔

اللہ تعالیٰ ہمیں تقویٰ اللہ کے نور سے سدا منور رہنے اور اس میں نسلاً بعد نسل ترقی کرتے چلے جانے کی توفیق عطا فرماتا چلا جائے تاکہ ہم اطاعت کو کمال تک پہنچانے کی توفیق سے ہمیشہ ہی بہرہ ور رہیں اور ہمارا مثالی اتحاد و اتفاق اور یکجہتی مضبوط سے مضبوط تر ہوتی چلی جائے۔ آمین۔ برحمتک یا ارحم الراحمین ٥

# لجنہ اماء اللہ گیمبیا کا تیسرا سالانہ جلسہ

لجنہ اماء اللہ گیمبیا کی جنرل سیکرٹری مکرمہ امۃ الحکیم لئیقہ منیب صاحبہ نے لجنہ گیمبیا کے سالانہ جلسہ کی رپورٹ ارسال کی ہے۔

رپورٹ کے مطابق لجنہ گیمبیا کا سالانہ جلسہ مورخہ ۱۰ اپریل بہ بجے سہ پہر نصرت ہائی سکول میں منعقد ہوا۔ حاضری خوشکن تھی۔ کارروائی کا آغاز محترمہ بشریٰ حنیف صاحبہ نے تلاوت قرآن مجید سے کیا۔ بعدہٗ منسر چام کنٹے نائب صدر صاحبہ لجنہ گیمبیا نے افتتاحی خطاب فرمایا۔ جس میں بہنوں کو خوش آمدید کہتے ہوئے انہیں قرآن مجید توجہ اور لگن سے پڑھنے اور اس کی تعلیم پر عمل کرنے کی تلقین کی۔ اس کے بعد کلام محمود سے نظم مس امۃ الرفیق ملیحہ صاحبہ نے خوش الحانی سے پڑھی۔

بعد ازاں صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا العالی کا خصوصی ایمان افروز پیغام جنرل سیکرٹری صاحبہ نے پڑھ کر سنایا۔ اس کے بعد محترمہ نگہت نسیم صاحبہ نے تربیت اولاد کے موضوع پر تقریر کی۔ پھر محترمہ امۃ الوحید مرزا صاحبہ نے حضرت اقدس ..... کے عربی قصیدہ کے چند منتخب اشعار خوش الحانی سے پڑھ کر سنائے اس کے بعد محترمہ شگفتہ طاہر صاحبہ نے "جماعت احمدیہ میں لجنہ اماء اللہ کا کردار" کے موضوع پر تقریر کی۔

تیسری نمبر پر ہماری مقامی بہن منسر جے۔ سی کنٹے صاحبہ نے "احمدیت میری نظر میں" کے موضوع پر موثر انداز میں ایک دلچسپ تقریر کی۔ جس میں انہوں نے بتایا کہ کس طرح ۱۹۵۵ء میں جب وہ حلقہ بگوش احمدیت ہوئی تھیں پہلے وہ اسلام کو عورت کی تذلیل والا مذہب تصور کرتی تھیں، لیکن لندن میں رہ کر مطالعہ کے بعد معلوم ہوا کہ یہ تو صحیح اسلامی تعلیم پر عمل کرنے کا نام ہے۔ اور فوراً وہاں ہی بیعت کر لی

اگلی تقریر محترمہ مکرمہ امۃ الرفیق ملیحہ صاحبہ کی "اسلامی آداب" کے موضوع پر تھی۔ جس کے بعد مکرمہ امۃ الحکیم لئیقہ صاحبہ جنرل سیکرٹری نے "قربانی کی روح" کے عنوان پر تقریر کی۔ جس میں انسان کی پیدائش کے مقصد جو کہ عبادت الٰہی ہے کی وضاحت کی اور حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی کے سلسلہ میں جو جو قربانی دینی ضروری ہوتی ہے اس کی وضاحت کی۔

آخر میں مکرم امیر و مشنری انچارج مولانا داؤد احمد صاحب حنیف نے خطاب فرمایا جس میں قرآن مجید کی تعلیمات کی وضاحت کر کے مستورات کو ان پر عمل کرنے کی تلقین فرمائی۔ نیز قرآن مجید پڑھنے اور حضرت اقدس کی کتب کے مطالعہ کی تحریک فرمائی۔

جلسہ کی تمام کارروائی انگریزی زبان میں ہوئی۔ جس کا ساتھ ساتھ مقامی زبانوں میں ترجمہ کیا گیا۔ ترجمانی کا کام مرد ترجمان نے پس پردہ کیا۔

آخر میں صدر جلسہ محترمہ مسز سنگھاٹے نے اجتماعی دعا کروائی۔

(مرسلہ امۃ العزیز ادریس۔ آفس سیکرٹری لجنہ مرکزیہ)

# جماعت احمدیہ پر خدا تعالیٰ کا احسان اور اس کا انعام

مکرم خواجہ عبدالمومن صاحب گولبازار ربوہ

دل و جان سے محبوب آقا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کی اچانک المناک وفات کی خبر بجلی کی لہر کی طرح جماعت میں پھیل گئی۔ ہر دل مغموم اور ہر آنکھ اشکبار تھی۔ حضور کی بیماری کی اطلاع ملی۔ پھر روزانہ حضور کی علالت کی رپورٹ الفضل میں چھپتی رہی۔ آخری رپورٹ (جس رات حضور کی وفات ہوئی) امید افزا تھی) لیکن خدا کی تقدیر کے آگے کس کا زور چل سکتا ہے۔ آخر اچانک وہ گھڑی آن پہنچی جو خدا تعالیٰ کی اٹل تقدیر تھی۔ اس خبر کو سننے کے لئے کان تیار نہ تھے۔ جب کوئی پوچھتا کہ واقعی یہ خبر سچی ہے تو زبان میں طاقت نہ تھی کہ وہ اپنے محبوب کی جدائی کے الفاظ ادا کر سکے۔ لیکن دوسری طرف خدا تعالیٰ کے پیار اور حکم کا تقاضا یہ تھا کہ اس کے آگے سر تسلیم خم کیا جائے اور اسکی رضا پر کامل طور پر راضی رہا جائے۔ اس لئے بار بار ہر مومن کی زبان سے یہ الفاظ نکلتے رہے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ اس نازک موقعہ پر بدخواہ نگاہیں یہ امید لگائے بیٹھی تھیں کہ اب اس جماعت کا شیرازہ منتشر ہو جائے گا اور یہ جماعت (نعوذ باللہ) اب اتحاد کی لڑی سے باہر نکل جائے گی۔ دوسری طرف خدا تعالیٰ کے فرشتے اپنے بندوں پر سکینت نازل کر کے تسلی دے رہے تھے کہ گھبراؤ نہیں ہم تمہارے ساتھ ہیں۔ اس موقعہ پر شیطان نے رخنہ ڈالنے کی کوشش بھی کی۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے شیطان کی اس تدبیر کو بری طرح ناکام کیا اور بظاہر ڈگمگاتی ہوئی۔ صدمہ سے نڈھال اور پریشان حال جماعت کو یک بیک قدرت ثانیہ کے چوتھے مظہر حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب کے ہاتھ پر اکٹھا کر کے دلوں کے خوف کو امن میں بدل دیا۔ اور جماعت کے ہاتھ پر اکٹھا کر کے دلوں کے خوف کو امن میں بدل دیا اور جماعت کو اتحاد کی مضبوط لڑی میں از سر نو پرو دیا اور جماعت کے لوگوں کی روحوں اور ذہنوں کو روحانی سکون سے لبریز کر دیا۔ اور ساری جماعت کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا ایسا عشق اور پیار عطا کیا کہ وہ نگاہیں جو چند لمحے قبل جماعت کی تباہی اور انتشار کا سوچ رہی تھیں وہ جماعت کو ایک ہاتھ پر والہانہ اور عاشقانہ رنگ میں بیعت ہوتے اور بیعت کے وقت اپنے آنسوؤں سے گناہوں کو دھوتے کا نظارہ دیکھ کر حیران اور ششدر رہ گئیں۔ اس وقت ہر مومن کی زبان پر یہ الفاظ جاری تھے کہ خلیفہ خدا بناتا ہے۔ یہ معجزہ ساری جماعت نے اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ کس طرح خدا کی تقدیر دلوں کو پھیر کر ایک ہاتھ پر جمع کر دیتی ہے۔ پس یہ خدا تعالیٰ کا جماعت احمدیہ پر عظیم احسان ہے کہ اس نے اس نازک موقعہ پر جماعت احمدیہ کو عظیم روحانی برکات سیدنا حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب کے ہاتھ پر اکٹھا کر دیا اور ہمیں پھر خلافت جیسے عظیم الشان انعام سے سرفراز فرمایا۔ لیکن یہ انعام اس وقت تک جماعت سے وابستہ رہے گا جب تک ہم اس کا اعمال صالحہ کے رنگ میں شکر ادا کرتے رہیں گے۔ سیدنا حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:۔

"پس اے مومنوں کی جماعت اور اے عمل صالحہ کرنے والو! میں تم سے یہ کہتا ہوں کہ خلافت خدا تعالیٰ کی ایک بہت بڑی نعمت ہے اس کی قدر کرو جب تک تم لوگوں کی اکثریت ایمان اور عمل صالح پر قائم رہے گی۔ خدا اس نعمت کو نازل کرتا چلا جائے گا لیکن اگر تمہاری اکثریت ایمان اور عمل صالح سے محروم ہو گئی اور پھر یہ امر اس کی مرضی پر موقوف ہے۔ کہ وہ چاہے تو اس انعام کو جاری رکھے۔ چاہے تو بند کر دے پس خلیفہ کے بگڑنے کا کوئی سوال نہیں۔ خلافت اس وقت چھینی جائے گی جب تم بگڑ جاؤ گے۔ پس اللہ تعالیٰ کی اس نعمت کی ناشکری مت کرو اور خدا تعالیٰ کے الہامات کو تحقیر کی نگاہ سے مت دیکھو بلکہ جیسا کہ حضرت اقدس ..... نے فرمایا ہے تم دعاؤں میں لگے رہو تا قدرت ثانیہ کا پے در پے تم میں ظہور ہوتا رہے۔ تم ان ناکاموں اور نامرادوں اور بے عملوں کی طرح مت بنو جنہوں نے خلافت کو رد کر دیا بلکہ تم ہر وقت ان دعاؤں میں مشغول رہو کہ خدا قدرت ثانیہ کے مظاہر تم میں ہمیشہ کھڑے کرتا رہے تاکہ اس کا دین مضبوط بنیادوں پر قائم ہو جائے اور شیطان اس میں رخنہ اندازی کرنے سے ہمیشہ کے لئے مایوس ہو جائے۔"

(خلافت راشدہ)

اسلام کی ترقی کو خلافت کے ساتھ وابستہ کرتے ہوئے سیدنا مصلح موعود فرماتے ہیں:۔

"خلافت اسلام کے اہم مسائل میں سے ایک مسئلہ ہے اور اسلام کبھی ترقی نہیں کر سکتا جب تک خلافت نہ ہو۔ ہمیشہ خلفاء کے ذریعہ اسلام نے ترقی کی ہے اور آئندہ بھی اس ذریعہ سے ترقی کرے گا۔"

(درس القرآن صفحہ ۷۲ مطبوعہ نومبر ۱۹۲۱ء)

خدا تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیشہ ہمیں خلافت کی قدر کرنے اور خلافت کے استحکام کے لئے ہر قسم کی قربانیاں پیش کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہمیں ہمیشہ اعمال صالحہ بجا لانے کی توفیق حاصل ہوتی رہے۔ تا خلافت کا انعام ہمیشہ ہم میں نازل ہوتا رہے اور خلافت کے ذریعہ اسلام کی ترقی اور غلبہ کے دن دیکھنے کی توفیق خدا تعالیٰ ہمیں عطا فرمائے آمین

# انصار اللہ اور تحریک جدید

سیدنا حضرت اقدس اپنی تصنیف منیف رسالہ "الوصیت" میں تحریر فرماتے ہیں۔

"خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ ان تمام روحوں کو جو زمین کی متفرق آبادیوں میں آباد ہیں کیا یورپ اور کیا ایشیا ان سب کو جو نیک فطرت رکھتے ہیں توحید کی طرف کھینچے اور اپنے بندوں کو دین واحد پر جمع کرے یہی خدا تعالیٰ کا مقصد ہے جس کے لئے میں دنیا میں بھیجا گیا ہوں سو تم اس مقصد کی پیروی کرو مگر نرمی اور اخلاق اور دعاؤں پر زور دینے سے"

(رسالہ الوصیت صـ)

اس مقصد کی پیروی کرتے ہوئے سیدنا حضرت مصلح موعود نے تحریک جدید کا اجراء فرمایا تھا جس کی شاخیں اب چار دانگ عالم میں پھیل چکی ہیں اور اسلام کی فتح کے آثار ظاہر ہو چکے ہیں مبارک ہیں وہ جو اس شاہراہ پر تیز سے تیز قدموں کے ساتھ بڑھتے چلے جائیں۔

زعماء انصار اللہ سے گذارش ہے کہ اس سلسلہ میں اپنی مساعی کو بیش از پیش تیز کر دیں اور اپنے اپنے حلقہ میں ہر فرد جماعت کو تحریک جدید کے مالی جہاد میں شامل فرماویں۔ نیز زیادہ سے زیادہ معاونین خصوصی پیدا کرنے کی سعی فرماویں۔

(قائد تحریک جدید مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

# قرآنی برکات

"وہ قادر جس کی قدرتوں کو غیر قومیں نہیں جانتیں۔ قرآن کی پیروی کرنے والے انسان کو خدا خود دکھا دیتا ہے اور عالم ملکوت کا اس کو سیر کراتا ہے اور انا الموجود ہونے کی آواز سے آپ اپنی ہستی کی اس کو خبر دیتا ہے"

"خدا اپنے زندہ تصرفات سے قرآن شریف کی پیروی کرنیوالے کو کھینچتا کھینچتا قرب کے بلند مینار تک پہنچا دیتا ہے"

"خدا اس شخص سے پیار کرتا ہے جو اس کی کتاب قرآن شریف کو اپنا دستور العمل قرار دیتا ہے اور اس کے رسول حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو درحقیقت خاتم الانبیاء سمجھتا ہے"

(چشمۂ معرفت)

(قائد تعلیم مجلس انصار اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

## مجلس انصار اللہ مرکزیہ کا ۲۵ پچیسواں سالانہ اجتماع

اللہ تعالیٰ کے فضل سے مجلس انصار اللہ کا سالانہ مرکزی اجتماع امسال مورخہ ۵-۶-۷ نبوت / نومبر کو اپنی مخصوص روایات کے ساتھ مرکز میں منعقد ہو رہا ہے۔

انصار اس اجتماع کی برکات سے استفادہ حاصل کرنے کے لئے زیادہ سے زیادہ تعداد میں شریک ہوں۔

(قائد مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# چنیوٹ میں رمضان المبارک کے بابرکت ایام

اللہ تعالیٰ کے فضل سے پندرہویں صدی ہجری ۱۴۰۲ھ کے دوسرے رمضان المبارک کے بابرکت ایام میں داخل ہوتے حسب سابق جامعہ مسجد احمدیہ میں نماز تراویح مکرم محترم حافظ مبارک علی صاحب نے پڑھانی شروع کی جسمیں مردوں کے ساتھ مستورات بھی شامل ہوتی ہیں۔

اسی طرح دونوں مساجد میں صبح کی نماز کے بعد درس القرآن مجید اور درس الحدیث کا مبارک سلسلہ شروع ہے۔ نماز عصر کے بعد جامعہ مسجد احمدیہ میں قرآن مجید معہ تفسیر کے ایک پارہ کا درس شروع ہو چکا ہے۔ جس میں ممبران انصار اللہ و مجلس خدام الاحمدیہ باری باری حصہ لے رہے ہیں۔

لجنہ اماء اللہ کے زیر اہتمام صدر صاحبہ لجنہ کی رہائش گاہ پر روزانہ صبح ۷-۳۰ بجے درس القرآن مجید معہ تفسیر شروع ہے۔ جماعت احمدیہ چنیوٹ کے صدر مکرم سردار عبدالقادر صاحب نے درخواست کی ہے کہ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضلوں سے ان بابرکت ایام کی برکتوں اور فضلوں سے سبکو نوازے۔ آمین۔

# عید فنڈ اور فطرانہ

امرائے کرام و صدر صاحبان سے گذارش ہے کہ

(۱) عید فنڈ ہر دوست سے انکی حیثیت کے مطابق ہر دو عیدوں کی مبارک تقاریب پر وصول فرما کر مرکز میں بھجوایا جائے۔

(۲) فطرانہ کی شرح ایک صاع گندم کی قیمت یعنی ۱۲ روپے فی کس مقرر کی جاتی ہے۔ جو خاندان کے جملہ افراد کے حساب سے ادا کیا جائے۔ نوزائیدہ بچے کی طرف سے بھی فطرانہ ادا کیا جانا ضروری ہے جو دوست پوری شرح سے ادائیگی کی استطاعت نہ رکھتے ہوں وہ نصف شرح ۶ روپے فی کس کے حساب سے ادا کر سکتے ہیں۔

بیرونی جماعتیں وصول شدہ فطرانہ کا ۱/۲ اور ربوہ کے حلقہ جات ۱/۲ حصہ مرکز میں خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں جمع کروائیں گے۔ باقی رقم مقامی طور پر مستحقین میں تقسیم فرمائی جائے۔

(ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)


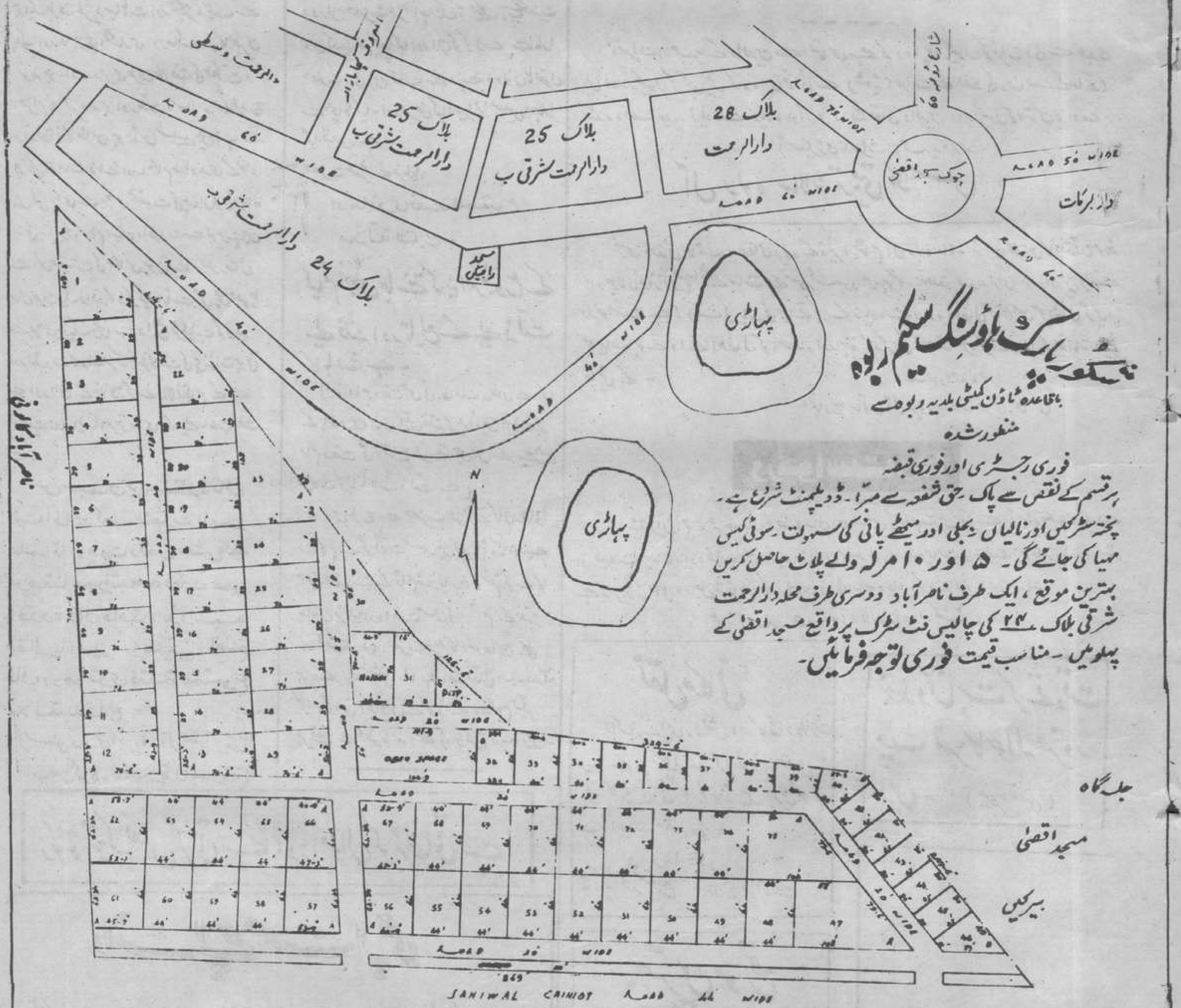


## ٹاؤن شپ ہاؤسنگ سکیم ربوہ

باقاعدہ ٹاؤن کمیٹی بلدیہ ربوہ سے منظور شدہ

فوری رجسٹری اور فوری قبضہ

ہر قسم کے نقص سے پاک۔ حق شفعہ سے مبرا۔ ڈویلپمنٹ شروع ہے۔ پختہ سڑکیں اور نالیاں۔ بجلی اور میٹھے پانی کی سہولت۔ سوئی گیس مہیا کی جائے گی۔ ۵ اور ۱۰ مرلہ والے پلاٹ حاصل کریں بہترین موقع، ایک طرف ناصر آباد دوسری طرف محلہ دارالرحمت شرقی بلاک ۲۴ کی چالیس فٹ سڑک پر واقع مسجد اقصیٰ کے پہلو میں۔ مناسب قیمت **فوری توجہ فرمائیں۔**

**رمضان المبارک کے مہینہ میں بارہ فی صد خصوصی رعایت:۔** احباب اس رعایت سے فائدہ اٹھائیں نیز جن احباب کو خطوط کے جواب میں ریٹ بتائے ہوئے ہیں وہ احباب بھی اس رعایت سے فائدہ حاصل کریں۔ یہ خصوصی رعایت ۳۰ رمضان المبارک تک کے لئے ہے

رابطہ کے لئے:۔

پروپرائیٹر حاجی عبدالسمیع ۱۶/۲۵ باسط منزل دارالرحمت شرقی ربوہ رہائش فون ۴۱۶ دوکان ۶۱۴

:۔ صدیق اسٹیٹس انجنس چوک مسجد اقصیٰ فون نمبر ۶۴۰

:۔ مومن اسٹیٹس گول بازار ربوہ فون نمبر ۵۱۷

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# حضرت عمرؓ کا ایک عظیم کارنامہ

## مسلمانوں میں فتنہ پیدا کرنے کی کوشش کا کامیاب استیصال

محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد

خلیفۃ الرسول حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت کے بے شمار تجدیدی کارناموں میں سے ایک عظیم کارنامہ یہ ہے کہ آپ نے اپنی زندگی کے آخری سانس تک ایک ایسے اسلامی معاشرہ کے قیام کو مستحکم کرنے میں اپنی پوری قوت صرف کردی جو ایک طرف فخر و مباہات اور تکبر و عجب سے پاک اور عاجزی انکساری اور خاکساری کا بہترین نمونہ ہو۔ اور دوسری طرف خلافت کی عظمت و احترام کا علمبردار ہو اور ملتِ اسلامیہ کے عروج و ارتقاء کا ضامن ہو۔ اس سلسلے میں آپ نے ہر ممکن اقدامات فرمائے اور احکام خداوندی کے نفاذ میں کسی بڑی سے بڑی شخصیت کی چنداں کوئی پرواہ نہ کی۔ تاریخ اسلام ایسے واقعات سے لبریز ہے جن سے اس حقیقت کی عکاسی ہوتی ہے۔ بطور مثال یہاں صرف ایک واقعہ کا ذکر کیا جاتا ہے جس میں حضورؓ نے بڑی باریک بینی سے واضح فرمایا ہے کہ توجہ اور عقیدت کا واحد مرکز خلیفۂ وقت کی ہی ذات ہوتی ہے اور اس کے خلاف کرنے والا نظام کے لیے فتنہ ہے اور ایسا امر خود اس کے لیے باعث ذلت ہے۔

عن سلیمان بن حنظلة قال اتینا ابی بن کعب لنتحدث الیه فلما قام قمنا ونحن نمشی خلفه فرهقنا عمر فتبعه فضربه عمر بالدرة قال فاتقاه بذراعیه فقال یا امیر المؤمنین ما الصنع قال اوما تری فتنة للمتبوع مذلة للتابع۔

(سنن دارمی الجزء الاول ص۱۳۲-۱۳۳ باب من کرہ الشہرۃ والمحرفۃ)

**ترجمہ** حضرت سلیمان بن حنظلہ سے مروی ہے کہ ہم حضرت ابی بن کعب کے پاس باتیں کرنے کے لیے آئے۔ اس کے جب وہ اُٹھے تو ہم بھی اٹھ کھڑے ہوئے اور احتراماً ان کے پیچھے پیچھے چلنے لگے۔ اسی دوران حضرت عمرؓ اچانک آ نکلے۔ آپ نے حضرت ابن کعب کا پیچھا کیا اور ان کو کوڑے سے مارا حضرت ابی ابن کعب نے اپنے دونوں ہاتھوں سے بچاؤ کیا۔ اور عرض کیا امیر المؤمنین! ہمارا کیا قصور ہے۔

حضرت عمرؓ نے فرمایا۔

او ما تری فتنة للمتبوع مذلة للتابع۔

**کیا تم نہیں جانتے کہ یہ امر متبوع کے لیے فتنہ اور تابع کے لیے ذلت کا باعث ہے۔**

(یعنی امام وقت جس کی اطاعت کی جاتی ہے۔ اس کے بارہ میں ایسی باتیں فتنہ کو ہوا دیتی ہیں اور جو امام وقت کی اتباع کرتے ہیں ان کے لیے ایسی حرکات کرنا باعث ذلت ہے)

اس طرح سے حضرت عمرؓ نے کمال دانائی سے کام لے کر اُمت مسلمہ میں جھوٹی انا اور بے معنی عقیدت کے تمام جذبات کو ختم کرنے کا سامان فرمایا اور امت مسلمہ کو ہر قسم کے فتنہ سے محفوظ رکھا۔ حضرت عمرؓ کا اسوہ آج بھی ہمارے لیے مشعل راہ ہے اللہ تعالیٰ سب احباب کرام کو اپنی دعاؤں کے کوڑے سے کام لیکر ہر فتنے سے محفوظ رہنے کی توفیق دے آمین۔

---

**زکوٰۃ تزکیہ نفس کرتی ہے اور اموال کو بڑھاتی ہے**


**دانت اچھے صحت اچھی**

◉ اینٹی کیریز (ANTI CARIES) دانتوں کے گھن کے لئے قیمت ۱۵/ ◉ اینٹی پائیوریا (ANTI-PYORRHEH) ماسخورہ کیلئے قیمت ۱۵/ ◉ اینٹی کیریز فار بے بیز (ANTI CARIES For BABIES) - بچوں کے خراب دانتوں کے لئے قیمت ۱۰/ ◉ پائیوریا منجن (PYORRHEA POWDER) دانتوں کی مضبوطی اور خوبصورتی کے لئے قیمت ۶/ - دانتوں کی حفاظت کا رسالہ مفت

کیور ٹیو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ پاکستان لاہور۔ کراچی ہیڈ آفس گولبازار ربوہ فون 4-6/4-7


---

برائے توجہ ناصرات الاحمدیہ

## راضی ہو جب خدا تو وہی یوم عید ہے

منزل کا یہ نشان ہے ظفر کی کلید ہے
یعنی یہی جو چندۂ وقفِ جدید ہے

تعلیم و تربیت کا ذریعہ یہ خوب ہے
خوشنودیٔ خدا کی عنایت مزید ہے

سو پیسے تیس دن میں بشاشت سے دو اگر
ہو جائیں گے ہزار یہ ہم کو امید ہے

زیادہ جو دو گی تم کو خدا دے گا بے حساب
وہاب ہے رحیم و کریم و حمید ہے

اتنا نہ ہو تو پھر بھی بڑھاؤ قدم ضرور
اللہ قدر دان علیم و مجید ہے

ہو ناصرات، دین کی نصرت کا دم بھرو
آسان سی یہ بات ہے قولِ سدید ہے

لوگوں کو ہو گی مال سے الفت ہوا کرے
مومن کو اپنے رب سے محبت شدید ہے

کوشش سے اپنی دین کو قوت عطا کرو
راضی ہو جب خدا تو وہی یوم عید ہے

آواز دے رہا ہے تمہارا امام آج
آواز ہے کہ نصرتِ حق کی نوید ہے

- - - - -

ناصرات الاحمدیہ کے والدین سے التماس ہے کہ وہ اپنی بچیوں کو فراخ دلی سے عیدی دیں اور بچیوں کو سمجھائیں کہ وہ اپنی خوشی سے (شعبۂ ناصرات کے لفظ کی وضاحت کے ساتھ) چندہ وقفِ جدید زیادہ سے زیادہ ادا کریں، اللہ تعالیٰ والدین اور بچیوں کو بہترین جزا دے۔

(سیکرٹری ناصرات الاحمدیہ مرکزیہ)

## آل ربوہ سالانہ تربیتی کلاس!

مجلس اطفال الاحمدیہ مقامی ربوہ کے زیر اہتمام آل ربوہ سالانہ تربیتی کلاس کا افتتاح مورخہ ۱۱ر جولائی بروز اتوار صبح ساڑھے سات بجے مسجد محمود میں ہوگا۔ متعلقہ عہدیداران اور والدین کرام سے درخواست ہے کہ وقت کی پابندی فرماتے ہوئے زیادہ سے زیادہ اطفال کو کلاس میں شامل کریں۔ کامیاب ہونے والے اطفال کو اسناد اور بہتر کارکردگی کا مظاہرہ کرنے والوں کو انعامات دیئے جائیں گے۔

ملک محمود احمد ناصر
انچارج ساتویں آل ربوہ سالانہ تربیتی کلاس

## درخواست دعا

میرا بیٹا عمران احمد عمر ۱۲ سال عرصہ ۹ سال سے سانس کی تکلیف میں مبتلا ہے۔ آجکل تکلیف زیادہ ہے اور طبیعت بہت زیادہ خراب رہتی ہے۔ بزرگانِ سلسلہ اور احباب جماعت کی خدمت میں عاجزانہ درخواست ہے کہ عزیز کی کامل و عاجل شفایابی کے لیے دردِ دل سے دعا فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔

(اعجاز احمد B-۱۶۸ لالہ رخ - واہ کینٹ)


**نقل مکانی**

خاکسار نے اپنی رہائش احمد کاشانہ دارالرحمت سے مکان ۱۴/۲ محلہ دارالنصر غربی متصل طبیہ کالج ٹی آئی کالج روڈ میں تبدیل کر لی ہے۔ احباب مطلع رہیں۔

دعاگو
ڈاکٹر محمد شفیع معالج حیوانات

**بہترین موقع**

"الٰہی مارکیٹ گولبازار ربوہ میں ایک دکان کرایہ کے لئے خالی ہے"
ضرورت مند "منور شوز" سے تفصیل کے لئے رابطہ کریں۔ فضل دین
۱/۸ دارالرحمت غربی ربوہ

**خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔** (مینیجر الفضل)